دعوات حق : ضبط وتحریر: مولانا قاری محمد عمر علی حقانی

غیر مطبوعہ

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحبؒ

بستر علالت پر ہسپتال میں معالج ڈاکٹروں سے خطاب

مولانا قاری عمر علی صاحب دارالعلوم حقانیہ کے قابل فخر فاضل حضرت شیخؒ کے چہیتے شاگرد و معتمد کو خادم خاص ہونے کی سعادت حاصل رہی، حضرت کی دعاؤں سے مدرسہ تحسین القرآن اور اسکی درجنوں شاخوں کے ذریعہ حفظ و ناظرہ اور دینی علوم کی ترویج میں مصروف سینکڑوں بچیاں اور بچے قرآن وسنت سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ ۱۹۸۰ء میں ہسپتال میں زیر علاج مرشد اور شیخ کی ایک مجلس کو قلمبند کیا جسے ہم تبرکا شائع کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

بروز سوموار گیارہ رجب ۱۴۰۰ھ بمطابق ۲۶ رمئی ۱۹۸۰ء صبح نو بجے خیبر ہسپتال میں دانشور و مخلص ماہرین ڈاکٹروں کی خواہش واصرار پر میرے حضرت جی شیخ الحدیث صاحبؒ یادگار سلف (مدظلہ) نے اپنے مخصوص ناصحانہ انداز میں حدیث پاک کا درس شروع فرما کر سامعین کے قلوب کو سیراب وشاداب کیا۔ قلب میں سوز وگداز ایمان وایقان میں پختگی اور بندہ خدا بننے کے لئے ان کے دیگر ارشادات ومواعظ حسنہ کا مجموعہ دعوات حق دو جلدوں میں موجود ہے جس کا ساتھ رکھنا ہر اصلاح پسند انسان کے لئے ضروری ہے جو کہ حضرت جی کے افکار عالیہ کا بیش بہا ذخیرہ ہے۔ قدر الشهادة قدر الشهود. (احقر عمر علی)

فرمایا: ان فی الجنة غرفا یریٰ ظاهر ها من باطنها وباطنها من ظاهرها لمن الان الكلام واطعم الطعام وصلى بالليل والناس نيام (الحديث)

پیغمبر خدا فخر انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اپنے محبوب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمانے لگے کہ جنت میں ایسے حسین وجمیل کمرے ہیں جس کے دیواروں کے خشت سونے چاندی کے ہیں اتنے صاف شفاف دیواریں کہ اندر والے لوگوں کو باہر

* مہتمم جامعہ تحسین القرآن نوشہرہ وسابق استاد جامعہ دارالعلوم حقانیہ

والوں کو اور باہر والے اندر والوں کو نظر آتے ہیں اور ایک دوسرے کو بآسانی دیکھ سکتے ہیں' صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے محبوب خدا! یہ حسین وجمیل کمرہ' یہ بلند مرتفع غرفہ تو بڑے لوگوں کو بلند و بالا انبیاء شہداء کو ملے گا' ان کے مراتب بھی بلند ان کے مقامات بھی بلند ہوں گے' حضور ﷺ فداہ امی وابی نے فرمایا کہ یہ نعمت وعزت اور مرتبہ ہر اس شخص کو ملے گا جس میں یہ تین خصلتیں پائی جائیں' خواہ امیر ہو یا غریب' شاہ ہو یا گدا' عربی ہو یا عجمی' منجملہ ان صفتوں میں اول (لمن الان الکلام) ہے یعنی جس کی نرم باتوں کی عادت ہو' تواضع وعاجزی سے باتیں کرتا ہو' اچھے اخلاق سے پیش ہو کر لوگوں کو متاثر اور خوش کرتا ہو۔

ہارون الرشید جو اپنے وقت کا بادشاہ تھا' اللہ تبارک وتعالیٰ کی اطاعت' طریقہ رسول علیہ السلام کی متابعت' دین واسلام سے محبت اس کا شیوہ جمیل تھا' خدمت کے لئے اس کی ایک باندی تھی' جس سے ایک دن شیشے کا گلاس ٹوٹ گیا' بادشاہ غیظ وغضب کی آنکھوں سے دیکھنے لگا' سب وشتم اور دھمکی کا ارادہ تھا' باندی ہوشیار تھی اور کلام الٰہی سے واقف تھی' جلدی سے کہنے لگی والکاظمین الغیظ کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ متقین کی صفت یہ ہے کہ غصہ پی لیں' ختم کریں' بادشاہ بھی خدا ترس تھا' کہنے لگا! میں نے خدا کیلئے غصہ ختم کیا۔ باندی کہنے لگی کہ آگے فرمان ہے والعافین عن الناس ' لوگوں سے درگذر کرنے والے ہوں' بادشاہ نے کہا! کہ میں نے خالص اللہ کی رضا کے لئے تجھے معاف کیا۔ آگے چل کر باندی نے کہا' واللہ یحب المحسنین ۔ اللہ تعالیٰ ایسے نیکو کاروں کو محبوب رکھتا ہے' بادشاہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے حصول کے لئے میں نے تجھے آزاد کیا' یہ ہے شان والے نبی علیہ السلام کے فرمان الان الکلام کا ثمرہ اور میٹھا نتیجہ' اسی طرح اگر کوئی حاکم اپنے محکوم سے یا ڈاکٹر مریض سے اتنا کہہ دے کہ اب تو الحمدللہ رو بصحت ہے تو مریض کی حوصلہ افزائی ہوگی' دل خوش ہوگا اور خداوند تعالیٰ کی رضامندی اور الان الکلام پر عمل نصیب ہوگا۔

دوسری نیک صفت اور اچھی خصلت' واطعم الطعام' یعنی جنت میں جو خوبصورت مزین کمرہ ہے جس کے اینٹ سونے چاندی کی ہیں' اور نہایت زیب وزینت سے آراستہ وپیراستہ ہے' دنیا میں کوئی مکان بنائے تو اس کے لئے دوڑ دھوپ تکلیفیں جھیلتا ہے' سیمنٹ' پانی' خشت وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے' بڑے محنت وکاوش کے بعد مکان تیار ہوتا ہے' مگر جنت کا وہ حسین کمرہ جس کے مقابلے کے لئے دنیا کے مکانات بنگلے وغیرہ ہیچ ہیں' جو انبیاء' شہداء اولیاء کے لئے مخصوص نہیں بلکہ عام آدمی کو باسانی مل سکتی ہے' بشرطیکہ اس میں یہ دوسری صفت پائی جائے (واطعم الطعام) دوسروں کو کھانا کھلاتا' قید نہیں کہ کم ہو یا زیادہ' گندم ہو یا جو' پلاؤ ہو یا مرغی' پیٹ بھر کر ہو' یا کم' بلکہ مطلق یہ نیک صفت موجود ہو' دوسروں کو کھلانا مہمان نوازی وضیافت کرنا۔

خلفاء راشدین میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دور خلافت میں جب بیت المال کا خزانہ بھر جاتا تو جلدی حکم

کرتے کہ اس کو حاجت مند فقراء میں تقسیم کرو' اتنے سخاوت اور جود کے باوجود جب خطبہ کے لئے منبر پر کھڑے ہوتے تو فرماتے کہ مجھ کو اگر جنت ملے گی تو جو کے ٹکڑے پر۔ حضرت علی و حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھما کو روزہ تھا' شام کا وقت ہوا تو افطاری کے لئے جو کی روٹی موجود تھی' افطاری کا انتظار تھا' اسی اثناء میں دروازہ پر ایک فقیر آیا' آواز دی کہ فقیر ہوں اللہ کے نام پر کچھ امداد کرو۔ فقیر کی آواز سنتے ہی وہ جو کی روٹی اس کو دے دی' رات نہار منہ گزار کر دوسرے دن پھر روزہ رکھا' افطاری کے وقت پھر ایک جو کی روٹی لئے بیٹھ گئے۔ اتنے میں ایک یتیم نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ یتیم ہوں خدا کے نام پر امداد کرو پھر وہ جو کی روٹی اس کو دے دی۔ دوسری رات پھر بھوک کے حالت میں گزاری' تیسرے دن پھر روزہ رکھا' شام کا وقت ہوا' افطاری کے لئے ایک جو کی روٹی موجود تھی' تو ایک قیدی آیا' آواز لگائی کہ قیدی ہوں امداد کرو' تیسرے دن بھی اپنی بھوک اور حاجت کے باوجود وہ روٹی قیدی کو دے دی۔ خالی بیٹھ گئے' جو تھا وہ اللہ کے نام پر قربان کیا' تیسرا دن ہے' روزے بھی رکھے' کھانے کا انتظام بھی نہیں۔ واطعم الطعام. دوسروں کو کھلانے پر عمل کر رہے تھے' اس وقت شہنشاہ دو جہان فخر رسل صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' حضرت فاطمہؓ نے گزشتہ قصہ سنایا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس صدقہ وقربانی کو قبول کیا' رحمت رب جوش میں آئی حضرت جبرائیل امین یہ آیت لیکر آئے۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا (سورہ دھر)

باوجود اپنے سخت بھوک اور رغبت کے قربانی دی' حدیث پر عمل کیا۔ تو رب تعالیٰ کی رحمت واسعہ اور مغفرت کاملہ کے مستحق ٹھہرے۔ رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ.

تیسری صفت: جنت کے خوبصورت مزین ومنقش کمرہ کے ملنے کے لئے تیسری چیز وصلی باالیل والناس نیام ہے' انسان پر تو خالق حقیقی کا حق بہت زیادہ ہے' رات دن اگر انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے سربسجود ہو تو پھر بھی خداوند قدوس کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔

جان دی' دی ہوئی اسی کی تھی　　حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

لیکن اس کی رحمت وعنایت اتنی فراخ اور وسیع ہے کہ تین باتوں پر عمل کرنے سے ایک خاص عنایت سے نوازتے ہیں' نرم کلام' دوسروں کو کھلانا' رات کو نماز پڑھنا اس حالت میں کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں' یہ بندہ خدا کھڑا ہو کر اللہ پاک کے حضور میں روئے' چیخے' گڑگڑائے' عاجزی ولجاجت اور تواضع سے مانگے' جس طرح دنیا کے بادشاہ سے وزیر کی ملاقات ہو جائے تو عاجزی وچاپلوسی کرتا ہے' اسی طرح رات کو اپنے نفس سے مقابلہ کرے میٹھے خواب سے جاگے' نماز پڑھے خواہ دو رکعت کیوں نہ ہوں' تو اس وقت اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں کہ دیکھو میرا بندہ میری ہی رضامندی کے لئے گڑگڑاتا ہے' مجھ پر بھروسہ اور مجھے ماویٰ وملجا سمجھتا ہے' اس کی اطاعت وعبادت میرے لئے تو میری رحمت وبخشش اس کے

لئے ہے۔وبالأسحار هم يستغفرون اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کوعذاب نہیں دیتا‘ مگر امتحان ہے کہ میرا بندہ میرے انعامات کے باوجود ایمان لاتا ہے یا نہیں شکر ادا کرتا ہے یا نہیں‘ مايفعل الله بعذابكم ان شكرتم وامنتم .

ایک بزرگ ہروقت اللہ تعالیٰ کی عبادت‘ ذکرواذکار‘ تلاوت قرآن مجید میں مصروف ومنہمک رہتا تھا‘ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعہ حکم دیا کہ میرے دربار‘ میرے حضور سے نکل جاؤ‘ تیری کوئی عبادت قبول نہیں‘ جس کے پاس جاتا ہے چلا جا۔ لیکن وہ بزرگ عبادت سے نہیں رکا۔ ذکرواذکار میں بدستور مصروف تھا‘ مریدوں نے کہا کہ حضرت اب تیری کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی‘ کیوں اتنی تکلیف کرتا ہے‘ عاجزی وانکساری کرتا ہے‘ بزرگ ان سے فرمانے لگے کہ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا میرا کوئی اور فریاد سننے والا ہے؟ اس کے عفو ہونے سوا کوئی اور عفو ودرگزر والا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے! میں تیرا امتحان لے رہا تھا‘ تو مکمل کامیاب ہوا۔ جا میں نے تجھے معاف کیا اور بخش دیا۔

حضرت ابن عمرؓ کا واقعہ خواب:

حضرت ابن عمرؓ نے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے اپنے خواب نبی علیہ السلام کے سامنے بیان کرتے ہیں‘ اور تعبیرات پوچھتے ہیں‘ خیال ہوا کہ آئندہ میں بھی جو خواب دیکھوں گا تو نبی علیہ السلام کے سامنے بیان کروں گا۔ رات کو خواب دیکھا کہ جنت میں خوبصورت پرندوں کی طرح کبھی ایک طرف کبھی دوسری طرف دوڑتا ہوں خوشیاں منا رہا ہوں‘ ایک فرشتہ آیا میرا ہاتھ پکڑ کر ایک کنوئیں کی طرف لے گیا مجھے خطرہ ہوا گھبرا گیا کہ شاید کنوئیں میں پھینکتے ہیں‘ فرشتے نے تسلی دی کہ گھبراؤ مت۔ دھکیلتے نہیں‘ صبح جب بیدار ہوا تو اپنی بہن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو اپنے خواب کا واقعہ سنایا اس غرض سے کہ آپ نبی علیہ السلام سے اس کی تعبیر پوچھ دیں‘ حضرت حفصہؓ نے حضور علیہ السلام کے سامنے بھائی کا خواب بیان کیا۔ حضور علیہ السلام فرمانے لگے‘ کہ خواب بہت اچھا اور بہتر ہے اگر تیرے بھائی رات کو دو رکعت نماز تہجد پڑھتے تو یہ کنواں جہنم کا بھی نہ دیکھتے۔ حضرت ابن عمرؓ نے جب تعبیر سنی تو فرمایا کہ آئندہ نماز تہجد ضرور پڑھوں گا۔ سستی نہیں کروں گا۔ یہ ہیں رات کی نماز کے برکات اور فضائل وانعامات......

رحمت حق بہانہ مے جوید　　بہانہ مے جوئید (یعنی اللہ کی رحمت قیمت نہیں بہانہ مانگتی ہے)

حضرت شیخؒ نے فرمایا کہ اللہ ہم سب کو اس تینوں صفتوں کے شرف سے نواز کر اپنے رحمت وخوشنودی سے نواز دے۔ امین

سفر حج اور محرم میں پشاور کے مخدوش حالات کی وجہ سے رسالہ کی اشاعت میں تاخیر ہوئی۔ جس پر ادارہ معذرت خواہ ہے